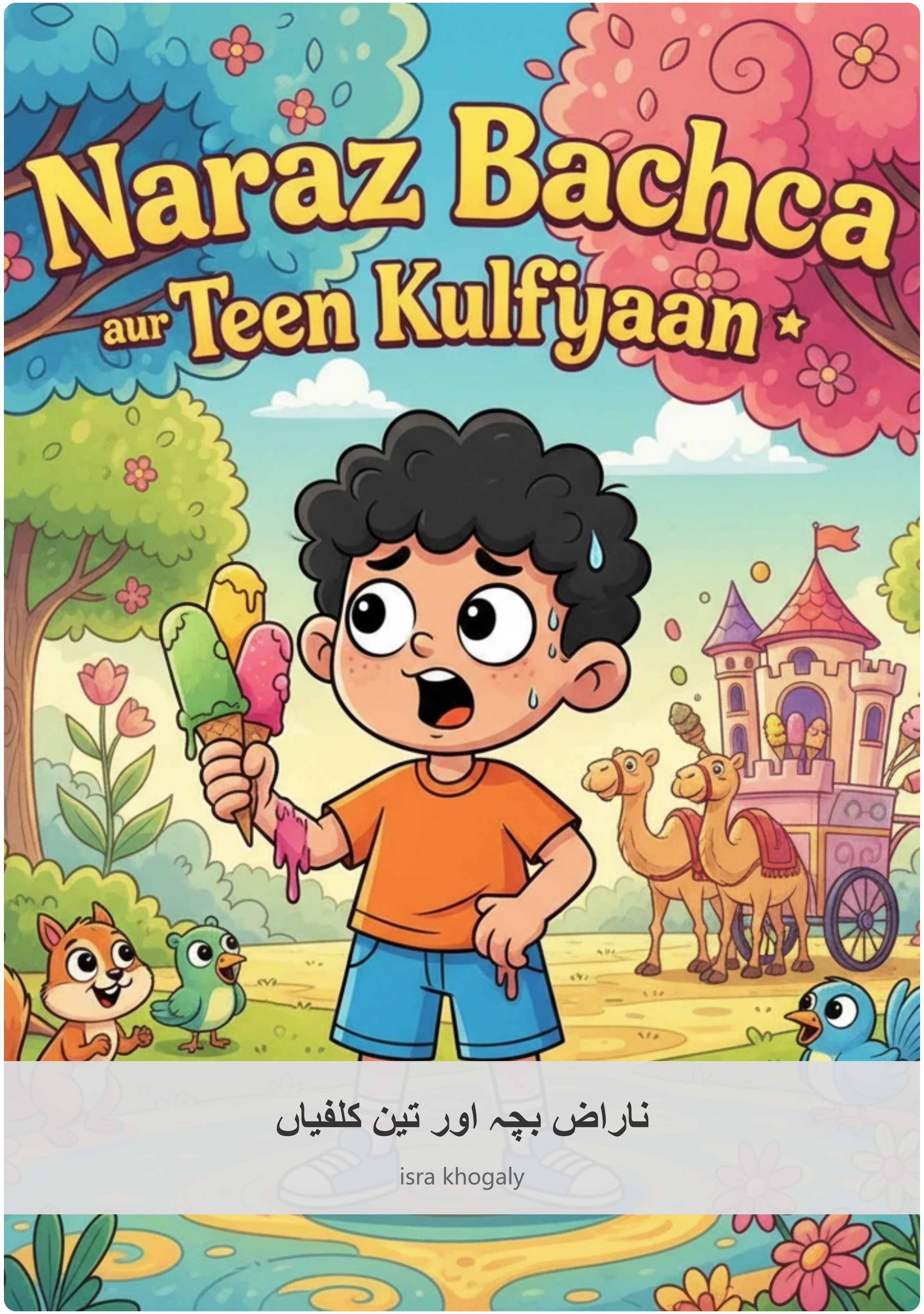

ناراض بچہ اور تین کلفیاں

isra khogaly

ایک دھوپ والے دن، چار ہنستے مسکراتے بچے ایک خوبصورت، رنگین پارک میں کھیل رہے تھے۔ ہر طرف چمکدار پھول اور سبز گھاس تھی، اور بچے خوشی سے اچھل کود کر رہے تھے۔

،وہ سب ایک ساتھ مل کر "راک-پیپر-سِیزرز" کھیل رہے تھے
،ان کے چہرے پر جوش اور ہنسی تھی۔ ان کے ہاتھ تیزی سے کاغذ
پتھر، اور قینچی بناتے ہوئے ہوا میں اڑ رہے تھے۔

جب علی نے ایک بار پھر ہار دی، تو اس کا گول چہرہ فوراً غصے سے لال ہو گیا اور اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ اس کی چھوٹی بھنویں تناؤ سے سکڑ گئیں اور اس نے ناراضی سے منہ بنا لیا۔

،علی نے زور سے رونا شروع کر دیا اور پیر پٹخ کر چلایا
نہیں! مجھے جیتنا ہے!" اس کے غصے کی وجہ سے اس کے بال"
ھی کچھ اوپر اٹھے ہوئے لگ رہے تھے، جبکہ باقی بچے حیرت سے
اسے دیکھ رہے تھے۔

کھیل ختم ہونے کے بعد، ایک پیاری سی امی ایک بڑی سی ٹرے لے کر آئیں جس پر تین چمکدار، ٹھنڈی کلفیاں سجی تھیں۔ ایک جامنی انگور کی، ایک سنہری آم کی، اور ایک پیلی لیموں کی۔

قی تینوں بچوں نے مسکراتے ہوئے اپنی پسند کی ایک ایک کلفی
چن لی۔ وہ خوشی سے اپنی کلفیاں پکڑ کر کھڑے تھے، ان کے چہرے
پر اطمینان اور مسکراہٹ تھی۔

گر علی، جو ابھی بھی ناراض تھا، نے کلفیوں کو دیکھا اور فوراً
رونے لگا، "نہیں! مجھے تینوں چاہئیں!" اس کی آنکھیں بڑی اور لالچ
سے بھری ہوئی تھیں جیسے وہ سب کچھ خود ہی ہڑپ کر جانا چاہتا ہو۔

امی نے اسے سمجھایا، لیکن علی کی ضد پر، انہوں نے اسے تینوں کلفیاں دے دیں۔ علی نے انہیں مشکل سے اپنے چھوٹے ہاتھوں میں پکڑا، جو اس کے لیے بہت زیادہ تھیں۔

لی نے ایک ساتھ تین کلفیاں کھانے کی کوشش کی، لیکن وہ بہت زی سے پگھلنے لگیں۔ رنگین کلفی اس کی شرٹ پر ٹپکنے لگی، جس سے اس کی سفید قمیض پر جامنی، نارنجی، اور پیلے رنگ کے بڑے دھبے بن گئے۔

علی شرمندگی سے سر جھکائے بیٹھا تھا، اس کی قمیض پوری
رح سے کلفی سے گندی ہو چکی تھی۔ اس نے سبق سیکھا کہ سب کچھ
اہنا اچھا نہیں ہوتا، اور اس نے فیصلہ کیا کہ اب وہ ہر حال میں خوش
رہنا سیکھے گا۔